www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
صعر	صَعَّرَ اِترانا
صعق	صَعِقَ بے ہوش ہونا صاعقہ بجلی
	اَصْعَقَ کڑک کا کسی کو بیہوش کرنا ۵۲/۴۵)
صغر	صِغَار ذلت صاغر ذلیل
	(صغیر اور اصغر چھوٹا)
صغو	صَغَا جھکنا
صفح	صَفَحَ معاف کرنا
صفد	اَصْفَاد زنجیریں
صفر	(صُفْر۔صفراء زرد ض ۲/۹)
صفف	صَفّ ہم آہنگی صَفْصَف زمین
صفن	صَافِن گھوڑا
صفو	(صَفَا پہاڑی ض ۱/۸) صفوان زمین
	اَصْفٰی پسند کرنا
	صَفّٰی پاک وصاف کرنا
	اِصْطَفٰی چن لینا
صكّ	صَكَّ مارنا
صلب	صُلْب پیٹھ
	صَلَبَ، صَلَّبَ مار ڈالنا
صلح	صُلْح۔صلح صالح نیکبخت
	(صَلَحَ نیک ہونا اَصْلَحَ سنوارنا)
صلد	صَلْد زمین اور اس کی اقسام
صلّ	صلصال آواز۔مٹی
صلو	صَلَوات اور مُصَلّٰی عبادتگاہ
	(صلوٰۃ۔نماز)
	صلّی دُعا دینا۔نماز پڑھنا۔
	رحمت بھیجنا ض ۵/۱)
صلی	صَلِیَ داخل ہونا اَصْلٰی داخل کرنا
	اِصْطَلٰی گرمی حاصل کرنا
صمت	صَمَتَ چُپ رہنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
صمد	صَمَدَ بے نیاز
صمع	صَوَامِع عبادت گاہ
صمم	(اَصَمّ۔صُمّ بہرہ ض ۲/۲)
	(صَمَّ بہرہ ہونا ۵/۱۷۰ اَصَمَّ بہرہ کرنا ۴۷/۲۲)
صنع	صَنَعَ کام کرنا اِصْطَنَعَ چن لینا
	(صنعۃ کاریگری صُنْع خوبصورت
	کام ۲۷/۸۸)
صنم	اَصْنَام بُت
صنو	صِنْوَان ملنا
صوب	صَیِّب بادل۔بارش
	صَوَاب درست اصاب پہنچنا
صوت	صَوْت آواز
صور	(صُوَر بگل ۲/۱۰۲) صورۃ شکل وصورت
	صَوَّرَ شکل وصورت بنانا
صوع	صُوَاع پیالہ
صوف	اَصْوَاف بال۔اون
صوم	صَامَ روزہ رکھنا ض ۱/۱۱) صائم روزہ دار
صہر	صِہْر رشتہ دار صَہَرَ آگ کا جلانا
صیح	صیحۃ آواز۔عذاب
صید	(صَیْد شکار ۵/۲ اِصْطَادَ شکار کرنا ۵/۲)
صیر	صَارَ لوٹنا مَصِیْر انجام
صیص	صیاصی قلعہ
صیف	صَیْف، گرمی۔
	ض
ضأن	ضَأن بھیڑ (ض ۲/۱)
ضبح	ضَبَحَ آواز۔ہانپنا۔دوڑنا
ضجع	ضَجَعَ سونا مضجع بچھونا۔خوابگاہ
ضحك	ضَحِكَ ہنسنا اَضْحَكَ ہنسانا
ضحی	ضُحٰی صبح۔دھوپ

مادہ	الفاظ اور عنوان
	(ضَحٰی یَضْحٰی دھوپ لگنا ۲۰/۱۱۹)
ضدّ	ضِدّ مخالفت ض ۲/۱)
ضرب	ضَرَبَ بیان کرنا۔سفر کرنا۔مارنا
ضرر	ضَرّ۔ضُرّ۔ضِرَار تکلیف نقصان
	(ضَرَّاء تکالیف کا دور)
	ضَرَّ۔ضَارّ تکلیف دینا۔پہنچانا
	اِضْطَرَّ بے قرار ہونا۔کھینچنا
ضرع	ضریع درخت تَضَرَّعَ عاجزی کرنا
ضعف	ضَعُفَ (کمزور ہونا) ضعیف کمزور
	اَضْعَف دُگنا پانا (۳۰/۳۹)
	ضِعْف دگنا ضُعْف کمزوری ض ۵/۱
	ضَاعَفَ بڑھانا۔زائد
	اِسْتَضْعَفَ کمزور کرنا، بنانا
ضغث	ضَغَثَ ملانا (ضِغْث جھاڑو ض ۲/۴)
ضغن	اَضْغَان ناراضگی
ضفدع	(ضفادع مینڈک ض ۲/۱)
ضلّ	ضَلَّ برباد ہونا۔بہکنا۔بھولنا۔گم ہونا
	اَضَلَّ برباد کرنا۔بہکانا
	(ضَلَّلَ (تَضْلِیْلًا) گم کردینا ۵/۲)
ضمر	ضَامِر اونٹ۔دُبلا
ضمم	ضَمَّ ملانا
ضنك	ضَنْك تنگی
ضنّ	ضَنَّ بخل کرنا (ضَنِیْن بخیل)
ضوء	اَضَاءَ روشن کرنا ضیاء روشنی
ضہی	ضَاہِیَ ہم آہنگی
ضیر	ضَیْر نقصان
ضیز	ضِیْزٰی بے انصافی
ضیع	اَضَاعَ برباد کرنا
ضیف	ضَیْف مہمان ضَیَّفَ مہمانی کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸۔ انجام (کار)

کے لیے مُنْتَھٰی، صَارَ (صیر) اور عَاقِبَۃ کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ مُنْتَھٰی، النھی کے معنی روکنا اور انتہٰی رک جانا کے معنوں میں آتا ہے۔ النھاء والنھایۃ کسی چیز کی غایت اور آخر (منجد) اور نھایۃ الدار گھر کی چار دیواری کو کہتے ہیں (م ق) اور منتھٰی اسم ظرف ہے۔ زمانہ یا جگہ کے لحاظ سے کوئی چیز جہاں تک پہنچ کر رک جائے وُہ اس کی آخری حد یا منتھٰی یا انجام ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى (۵۳/۴۲) — پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ آخر تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔

۲۔ صَارَ، کے معنی میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) رجوع اور (۲) مآل یعنی انجام (م ل) اور صیر الامر سے مراد کسی کام کا آخری حصّہ یا اس کی انتہا ہے۔ جب کسی شخص کا کوئی کام اختتام پذیر ہو تو کہتے ہیں فُلَانٌ عَلٰى صَيِّرِ الْاَمْرِ (منجد) پھر صَارَ کے معنی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونا بھی ہیں۔ (منجد) گویا صَارَ کا لفظ کام کی نوعیت سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ ایک کام جس نہج پر ہو رہا ہے۔ وُہ کوئی اور رُخ تو اختیار نہیں کرے گا اور جس انداز میں وُہ جا کر ختم ہو گا اس آخری کیفیت کا نام صَيِّر ہے۔ اور مَصِير اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی چیز نقل و حرکت کے بعد پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے (مف) ارشاد باری ہے:

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (۴۲/۵۳) — دیکھو سب کام اللہ کی طرف رجوع ہوں گے۔

۳۔ عَاقِبَۃ، عقب بمعنی ایڑی اور عَقَبَ کے معنی کسی کے پیچھے چلنا اور پیچھے آنا اور عاقبۃ ہر چیز کا آخر یا عمل کا انجام ہے (منجد) پھر عقب کے مفہوم میں شدت اور صعوبت بھی پائی جاتی ہے عَاقَبَهٗ کے معنی کسی کو اس کے عمل کے بدلہ میں پکڑنا بھی ہے اور عِقَاب کا لفظ عموماً کسی بُرے کام کے بدلہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (۴۰/۵) — اور بیہودہ (شبہات سے) جھگڑتے رہے کہ اس سے حق کو زائل کر دیں تو میں نے ان کو پکڑ لیا۔ سو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا ہوا؟

گویا عاقبۃ کے لفظ کا اطلاق محض کسی کام کے انجام پر نہیں ہوتا بلکہ اس کام کے بدلہ پر بھی ہوتا ہے نیز یہ لفظ اچھے اور بُرے دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

(۱) خیر کے لیے؛ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۷/۱۲۸) — زمین تو خدا کی ہے۔ وُہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بناتا ہے اور آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے

(۲) شر کے لیے؛ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ — تم سے پہلے بھی بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم زمین میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۔ بیزار ہونا

کے لیے تَبَرَّأَ، قَلٰی اور مَقْتًا کے الفاظ آتے ہیں:

۱۔ تَبَرَّأَ، بَرِأَ کے معنی ہیں کسی مکروہ یا تکلیف دہ چیز سے نجات حاصل کرنا (مف) برِءَ ث من المرض یعنی میں تندرست ہوا۔ اور ابرأ المریض۔ یعنی مریض کو شفا دینا (منجد) قرآن میں ہے:

وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ (۳/۴۹) — اور میں خدا کے حکم سے اندھے اور برص والے کو تندرست کر دیتا ہوں اور مردے میں جان ڈال دیتا ہوں۔

اور بَرَاءَةٌ بمعنی بیزاری، قطع تعلق۔ بائیکاٹ۔ فق ل ۱۱۳) جیسے فرمایا:

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ (۹/۱) — اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے بیزاری کا اعلان ہے

اور بَرَّأَ کے معنی کسی کو کسی مکروہ یا تکلیف دہ بات سے نجات دینا۔ بری کرنا یا الزام اور تہمت وغیرہ دور کرنا۔ قرآن میں ہے:

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (۱۲/۵۳) — اور میں اپنے تئیں پاک صاف نہیں کہتا۔ کیونکہ نفس (امارہ انسان کو) برائی ہی سکھلاتا رہتا ہے۔

اور تَبَرَّأَ کے معنی مکروہ یا تکلیف بات سے خود بیزار ہو جانا۔ قرآن میں ہے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ (۲/۱۶۶) — اس دن (کفر کے) پیشوا اپنے پیرووں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور (دونوں عذاب الٰہی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس میں تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

۲۔ قَلٰی: کسی سے ناراضگی کی بنا پر بیزار ہونا۔ صاحب فقہ اللغۃ قلٰی کو عداوت کے باب میں دوسرے درجہ پر لائے ہیں۔ یعنی بغض کے بعد قلٰی کا درجہ ہے (ف۔ل ۱۶۶) ارشادِ باری ہے:

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی۔ (۹۳/۳) — (۱) (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (ہی تم سے) ناراض ہوا۔ (جالندھری)

(۲) نہ رخصت کر دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا (عثمانیؒ)

۳۔ مَقْت: کسی قبیح فعل کے ارتکاب پر سخت ناراض ہونا اور بیزار ہو جانا۔ اور یہ قلٰی سے اگلا درجہ ہے (ف ل ۱۶۶) ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔ اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا۔ وَسَآءَ سَبِیْلًا (۴/۲۲) — اور جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو اُن سے نکاح نہ کرنا مگر (جاہلیت میں) جو ہو چکا (سو ہو چکا) یہ نہایت ہی بے حیائی اور ناخوشی کی بات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (۲۶/۸۰) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے۔

اور شَفٰی جس طرح جسمانی بیماریوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ویسے ہی رُوحانی بیماریوں سے نجات کے لیے بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (۹/۱۴) اور مومنوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔

۲۔ اَبْرَءَ: بَرِءَ بمعنی بیزار ہونا۔ اور بُرْءٌ بمعنی کسی مکروہ امر سے نجات حاصل کرنا اور رَجُلٌ بَرِیٌّ بمعنی پاک اور بے گناہ آدمی۔ اور بَرِءَ مِنَ الْمَرَضِ بمعنی شفا پانا۔ مرض سے نجات حاصل کرنا۔ اور اَبْرَءَ الْمَرِيضَ بمعنی مریض کو اس کی مرض سے شفا دینا ہے۔ قرآن میں ہے،

وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ (۳/۴۹) اور میں خدا کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں اور مردے میں جان ڈال دیتا ہوں۔

۳۔ اَفَاقَ: بمعنی نشہ یا غشی کی حالت سے ہوش میں آنا یا کمزوری سے قوت کی طرف لوٹنا۔ (مف) (م۔ق) صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک اَفَاقَ کا لفظ صرف بیہوشی سے ہوش میں آنے کے لیے استعمال ہوتا ہے (ف ل ۱۲۱) ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ (۷/۱۴۳) جب اُن کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوار ربانی نے) پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے، تیری ذات پاک ہے۔

ماحصل: (۱) شَفٰی: مرض سے صحت پانا۔ (۲) اَبْرَءَ: کسی شدید مرض سے نجات دینا۔ (۳) اَفَاقَ: بے ہوشی سے ہوش میں آنا۔

۲۱۔ تنگدستی

کے لیے فَقْر، مَسْكَنَة، عَيْلَة (عیل) اِمْلَاق، قَتْر، بَأْسَاء اور مَتْرَبَة کے الفاظ آئے ہیں

۱۔ فَقْر: بمعنی مفلسی، ناداری، فقر اور فقرۃ۔ ریڑھ کی ہڈی کے منکے کو کہتے ہیں۔ اور اس کی جمع فِقَار ہے۔ فِقْرَة بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔ اور فَقَرَهٗ ریڑھ کی ہڈی یا کمر توڑنے کے معنی میں بھی آتا ہے کہتے ہیں فَقَرَتْهُ الدَّاهِيَةُ اس پر ایسی مصیبت نازل ہوئی جس نے اس کی کمر کی ہڈی کو توڑ دیا (منجد) گویا فقر کمر توڑنے والی یا انتہائی مفلسی کو کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ (۲۴/۳۲) اگر وُہ مفلس ہوں گے تو خدا انہیں اپنے فضل سے خوشحال کر دے گا۔

۲۔ مَسْكَنَة: مِسْكِين وُہ شخص ہے جس کے پاس ضروریاتِ زندگی نہ ہونے کے برابر ہوں (ف ل ۶۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اَوْصٰی: کے معنی کسی سے کسی بات کا عہد لینا، حکم اور وصیت کرنا ہے (منجد) اور جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد تاکیدی حکم ہوتا ہے۔ جیسے:

وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا (۱۹/۳۱)	اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے (عثمانیؒ)
یا ـــــ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ (۴/۱۱)	خدا تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ (عثمانی)

ماحصل: (۱) اَمْر کا لفظ حکم دینے کے معنی میں عام ہے۔

(۲) اَذِنَ: ایسا حکم جو مشیئتِ الٰہی کا متقاضی ہو ورنہ اس کا معنی اجازت یا منظوری دینا ہے۔

(۳) حُکْم: ایسا حکم جس کے ذریعہ ظلم سے روکا جائے۔

(۴) اَوْصٰی: جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد تاکیدی حکم ہے۔

حلق کے لیے دیکھیے ـــــ "گلا"

۱۳ ـــــ حملہ کرنا

کے لیے سَطَا اور اَغَارَ (غور) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَطَا (سَطْوَۃ) بہ وعلیہ بمعنی کسی پر حملہ کرکے مغلوب کرنا۔ اور سطا الفرس بمعنی گھوڑے کا چوڑے چوڑے قدم اٹھاتے ہوئے دَوڑ پڑنا (منجد) اور سَطَا بمعنی شدید گرفت کرنا یا اس پر حملہ کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

یَکَادُوْنَ یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا (۲۲/۷۲)	ایسے لگتا ہے کہ جو لوگ اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر ابھی حملہ کر دیں گے۔

۲۔ اَغَارَ: (غور) (غَارَۃً وَاِغَارَۃً) بمعنی لوٹ ڈالنا۔ اَغَارُ الْفَرَس بمعنی گھوڑے کا تیز دوڑنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا (۱۰۰/۳)	پھر (قسم ہے ان گھوڑوں کی) جو صبح کو غارت ڈالتے ہیں (عثمانیؒ) چھاپہ مارتے ہیں (جالندھریؒ)

ماحصل: (۱) سطا: حملہ میں سختی کرنا اور مغلوب کرنے کی کوشش کرنا۔

(۲) اَغَارَ: حملہ کرنا اور لوٹ ڈالنا۔

۱۴ ـــــ حیران ہونا

کے لیے حَیْرَانِ (حیر) بُہِتَ اور عَجِبَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَیْرَان: عام لفظ ہے۔ راہِ صواب نہ ملنے کی وجہ سے تردد میں پڑنا۔ معاملہ خواہ کچھ ہو۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ (۲۷/۱۷) — اور سلیمانؑ کے لیے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے اور ان کی جماعتیں بنائی گئیں۔

۱۴۔ حَبَسَ: بمعنی قید کرنا۔ پورے طریقہ سے حفاظت کرنا۔ منع کرنا (منجد) اور بمعنی کسی کو لوٹنے سے روک دینا۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ (۵/۱۰۶) — تو ان دونوں کو نماز (عصر) کے بعد روک لو۔

۱۵۔ حِجْرًا، حَجَرَ بمعنی سخت پتھر اور حِجْرًا مَّحْجُوْرًا محاورہ ہے۔ اور اس سے مراد ایسی مضبوط رکاوٹ ہے جو دُور نہ ہو سکے۔ دورِ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب کوئی ایسا شخص سامنے آجاتا جس سے اذیت کا خوف ہوتا تو حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (یعنی ہم تم سے پناہ چاہتے ہیں) یہ الفاظ سُن کر دشمن اسے کچھ نہ کہتا۔ قرآن نے بھی یہ محاورہ استعمال کیا ہے:

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۲۵/۲۲) — جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو یہ گنہگاروں کے لیے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے (خدا کرے تم) روک لیے (اور بند کر دیے) جاؤ (جالندھری)

ماحصل: (۱) مَنَعَ، ہاتھ یا زبان سے روکنا۔
(۲) نَهٰى: منکرات سے روکنا۔
(۳) عَوَّقَ: نیکی کے یا بھلے کاموں سے روکنا۔
(۴) عَضَلَ: کوئی مفاد حاصل کرنے کی خاطر روک رکھنا۔
(۵) اَمْسَكَ: موجود چیز کو ہاتھ سے نکلنے نہ دینا۔
(۶) صَدَّ: نرم برتاؤ سے آہستہ آہستہ کسی کو اس کے قصد و ارادہ سے روکنا۔
(۷) اَحْصَرَ: گھیرا ڈال کر روکنا اور تنگی کر دینا۔
(۸) حَظَرَ: باڑ لگا کر روک دینا۔
(۹) عَكَفَ، تعظیماً اپنے ارادہ سے رکنا۔
(۱۰) كَفَّ: کسی حملہ کو روکنا یا مدافعت کرنا۔
(۱۱) ثَبَّطَ: سُستی اور دیر کی بنا پر رکنا اور روکنا۔
(۱۲) ذَادَ: پرے ہٹانا اور نزدیک نہ آنے دینا۔ روکے رکھنا۔
(۱۳) وَزَعَ: انتظام اور ترتیب کی خاطر روکنا۔
(۱۴) حَبَسَ: کھڑا ہونے سے روکنا۔ جانے سے روکنا۔
(۱۵) حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: محاورۃً استعمال ہوتا ہے بمعنی مصرت سے رُکے رہنے کے لیے التجا۔

۱۸ــــــ رُکنا

کے لیے نَهٰى سے اِنْتَهٰى، اَكْدٰى، اِشْمَأَزَّ اور قَلَعَ کے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں۔

۱۔ اِنْتَهٰى: رُک جانا۔ باز آنا۔ نواہی کی پابندی اختیار کرنا اور انہیں ترک کر دینا۔ قرآن میں ہے:

وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (۵/۹۱) — اور (شیطان) تاکہ شیطان شراب اور جُوئے کی وجہ سے) تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم باز آجاؤ گے؟

۲۔ اَكْدٰى: اَلْكُدْيَةُ بمعنی سخت اور ٹھوس زمین۔ سخت چٹان۔ اور حَفَرَ فَاَكْدٰى بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوجھل ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ پھر زمین پر بیٹھ جاتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا (۱۰۰/۴) پھر (ان گھوڑوں کی قسم جو) گرد اڑاتے ہیں پھر (دشمن کے) لشکر کے وسط میں جا گھستے ہیں۔

۳۔ هَبَاءٌ: هَبْوَةٌ بمعنی غبار کے باریک ذرات (م۔ل) ایسے باریک خاکی ذرات جو ہوا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں اور نظر بھی نہیں آتے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (۲۵/۲۳) اور جو انہوں نے عمل کیے ہوں گے ہم ان کی طرف بڑھیں گے۔ تو ان کو بکھری ہوئی خاک بنا دیں گے۔

ماحصل: (۱) غَبَرَة: گرد و غبار۔ خاکی ذرات جو نظر آسکیں۔

(۲) نَقْعٌ: گرد و غبار کے بھاری ذرات جو کوئی تیز رفتار سواری اپنے پیچھے چھوڑتی جاتی ہے۔

(۳) هَبَاءٌ: گرد و غبار کے وہ باریک ذرات ہیں جو ہر وقت فضا میں بکھرے رہتے ہیں اور نظر نہیں آتے۔

غروب کے لیے غَرَبَ، اَفَلَ اور وَقَبَ "چھپنا" میں دیکھیے۔ غرور کرنا ___ دیکھیے "اترانا"

۵ ___ غصّہ

کے لیے سَخَطَ[1]، غَيْظٌ[2]، غَضَبٌ[3] اور حَرَدٌ[4] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَخَطَ: بمعنی خلاف مرضی کام کرنا۔ اور سَخَطٌ بمعنی ناپسندیدگی۔ یہ غصّہ کا پہلا درجہ ہے۔ (فل ۱۶۹) اور یہ ہمیشہ بڑے کا چھوٹے پر ہوتا ہے۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ سَخَطَ الْاَمِيْرُ عَلَى الْحَاجِبِ لیکن سَخَطَ الْحَاجِبُ عَلَى الْاَمِيْرِ نہیں کہا جاتا۔ (فق ل ۱۰۶) ارشادِ باری ہے:

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ (۳/۱۶۲) بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا تابع ہو اس جیسا ہو سکتا ہے جو اس کی ناراضگی مول لیتا ہے۔

۲۔ غَيْظٌ: ایسی ناراضگی جو انسان کا دورانِ خون تیز کر دے اور یہ غصّہ کا دوسرا درجہ ہے (فل ۱۶۹)۔ لیکن کوئی انتقامی کاروائی نہ کرے یا نہ کی ہو۔ اور غَيْظٌ کا تعلق کسی کی اپنی ذات سے بھی ہو سکتا ہے (فق ل ۱۰۶) ارشادِ باری ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (۳/۱۳۴) اور جو لوگ غصّہ کو پی جانے والے اور لوگوں (کے قصور) معاف کرنے والے ہیں۔

۳۔ غَضَبٌ: صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک یہ لفظ عام ہے جو ہر طرح کے غصّہ پر بولا جاتا ہے۔ (ف ل ۱۶۹) لیکن یہ تعریف صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ رسولِ اکرم ﷺ نے جو غضب کی تعریف فرمائی وہ یوں ہے۔

اِتَّقُوْا مِنَ الْغَضَبِ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِیْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَمْ تَرَوْا غضب سے بچو کہ وہ آگ کی چنگاری ہے جو ابنِ آدم کے دل میں جلتی ہے۔ تم دیکھتے نہیں کہ ایسے شخص کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳ ـــــــ گھڑی

کے لیے سَاعَۃ (س و ع) أنَاء (انی) اور زُلَف کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ سَاعَۃ: وقت کا ایک معیّن حصہ۔ گھڑی (ج ساعات) اہلِ عرب نے رات اور دن کو بارہ بارہ گھڑیوں میں تقسیم کر کے اُن کے الگ الگ نام تجویز کیے ہیں جن کی تفصیل "دن اور "رات" میں گزر چکی ہے۔ آج کل بھی رات اور دن کے مکمل وقت کو ۲۴ گھنٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گویا سَاعَۃ سے مراد ایک گھنٹہ بھی لیا جا سکتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

لَمْ يَلْبَثُوٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ (۴۶/۳۵) — وُہ (دنیا میں) نہیں رہے مگر دن میں سے ایک گھڑی۔

اور گھڑی جسے انگریزی میں (WATCH) کہتے ہیں کے لیے بھی سَاعَۃ کا لفظ ہی استعمال ہوتا ہے اور ساعاتی بمعنی گھڑیوں کی دکان کرنے والا اور گھڑی ساز۔ اور کبھی سَاعَۃ سے مدت یا اوقات بھی مراد لی جاتی ہے۔ جو ایک پورا دن تو کجا کئی دنوں بلکہ مہینوں اور سالوں پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ (۹/۱۱۷) — بیشک اللہ نے پیغمبرؐ پر مہربانی کی اور انصار و مہاجرین پر بھی جنھوں نے مشکل گھڑی میں بھی اس کی فرمانبرداری کی۔

اور اَلسَّاعَۃ سے بالعموم قیامت مراد لی گئی ہے۔ جیسے فرمایا:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً (۶/۳۱) — یہاں تک کہ جب قیامت ان پر ناگہاں آموجود ہوگی۔

۲۔ أنَاء: أَن بمعنی وقت کا کچھ حصہ (ج أنَاء) اور أنّیٰ یا إِنیٰ بمعنی کسی چیز کا وقت آجانا اور اس کا انتہا کو پہنچنا (مف) نیز آنِی بمعنی پورا دن یا اس کا کچھ حصہ (منجد) لیکن قرآن کریم میں أنَاء کا لفظ تین بار استعمال ہوا ہے (۳/۱۱۳)، (۲۰/۱۲۰) اور (۳۹/۹) اور تینوں جگہ أنَاء کے ساتھ لَیْل کا لفظ آیا ہے۔ دن کے ساتھ اس لفظ کا استعمال نہیں ہوا۔ لہٰذا اس سے یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ أنَاء کا لفظ رات کی گھڑیوں سے مختص ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ (۳/۱۱۳) — وُہ اللہ کی آیات رات کو پڑھتے ہیں اور اسکے آگے سجدے کرتے ہیں۔

۳۔ زُلَف بمعنی رات کا ابتدائی حصہ یا پہلی گھڑیاں (ف ل ۳۴) زُلَف کے بنیادی معنی مرتبہ اور قرب کے ہیں۔ رات کے ابتدائی حصہ کو زُلَف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وُہ ساری رات کا نزدیکی اور قریب کا حصہ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (۱۱/۱۱۴) — دن کے دونوں سروں (صبح و شام اور رات کی پہلی ساعات میں نماز قائم کیا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) نَصَحَ: کسی کی خیر خواہی کی بات کہنا یا کام کرنا۔
(۲) ذَکَّرَ: ایسی نصیحت جس سے خدا کی یاد تازہ ہو۔
(۳) وَعَظَ: ترغیب وترہیب کے ذریعہ نصیحت کرنا۔
(۴) وَصّٰی: واقعہ پیش آنے سے قبل کسی کو ناصحانہ انداز میں ہدایت کرنا۔
(۵) اِعْتَبَرَ: کسی اندوہناک واقعہ کے اسباب میں غور وفکر کر کے نصیحت حاصل کرنا۔

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ نعمت

کے لیے نِعْمَۃ اور نَعْمَۃ اور اٰلَآءَ (الی) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ نِعْمَۃ: بمعنی احسان، نوازش۔ مہربانی۔ فضل (منجد) ایسی نوازش جو دوسرے پر کی جائے (فق ل ۱۵۹) (ج نِعَمٌ) اور اَنْعُمٌ) نعمۃ اسم جنس ہے اور اس لفظ کا اطلاق ہر طرح کی نعمت پر، چھوٹی ہو یا بڑی، تھوڑی ہو یا زیادہ سب پر یکساں ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ (۳/۱۷۱) وہ خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں۔

۲۔ نَعْمَۃ: بمعنی ہر وہ چیز جو معیشت میں اصلاح اور آسودگی کا باعث بنے (م ل) عیش وآرام کا سامان اور اس کے لوازمات۔ ارشادِ باری ہے:

وَنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ (۴۴/۲۷) اور آرام کی چیزیں جن میں عیش کیا کرتے تھے۔

۳۔ اٰلَآءُ: (اِلٰی کی جمع) بمعنی نعمت (مف) (اَلٰی۔ یَاْلُوْ۔ بمعنی کمی کرنا۔ کسر اٹھا رکھنا۔ کوتاہی کرنا۔ کسر چھوڑنا (مف۔ م ل) جیسے فرمایا:

لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا (۳/۱۱۸) وہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

اور اٰلَاء سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو انسان کی ضروریات مہیا کرتی ہیں اور پے در پے آتی رہتی ہیں اور اسے زندگی بسر کرنے کے لیے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی (فق ل ۱۶۰) اور یہ بالعموم جمع ہی استعمال ہوتا ہے کیونکہ ایسی نعمت ایک تو ہے نہیں۔ لہٰذا اَلَآءِ نی آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ (۵۵/۱۳)

اور اسی نے خلقت کے لیے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

ماحصل: (۱) نِعْمَۃ: احسان۔ مہربانی جو دوسرے پر کی جائے۔
(۲) نَعْمَۃ: آسودگی اور مرفہ الحالی کے لوازمات۔
(۳) اٰلَاء: ضروریاتِ زندگی کے بنیادی لوازمات۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پستانوں کے لیے استعمال عام ہے اور انہیں کُعُب کہتے ہیں۔ کاعب وہ عورت جس کے پستان ابھی ابھرے ہوں، نوجوان عورت (ج کَوَاعِب (۷۸/۳۲) ارشاد باری ہے:

وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (۵/۶) اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔

۵۹۔ عَقِب: بمعنی ایڑی (ج اعقاب) اور رَجَعَ، رَدَّ، اِنْقَلَبَ، نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ بمعنی الٹے پاؤں واپس ہونا (ایڑی پر مڑ جانا) ارشاد باری ہے:

وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا (۳/۱۴۴) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرے گا۔

ب) — اجزائے بدن

۱۔ دَم (دمو) بمعنی خون (ج دماء) جس کی حرکت سے کسی جاندار کی زندگی قائم اور رک جانے یا نکل جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قَالُوٓا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ (۲/۳۰) فرشتوں نے (اپنے رب سے) کہا کیا تو ایسے شخص کو (نائب) بناتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے۔

۲۔ لَحْم: بمعنی گوشت (ج لُحُوم) لَحْمَة بمعنی گوشت کا ٹکڑا۔ اور رَجُلٌ مُلْحَمٌ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی گزران شکار کے گوشت پر ہو۔ ارشاد باری ہے:

لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (۲۲/۳۷) اللہ تعالیٰ تک نہ قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون، بلکہ اس تک صرف تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔

۳۔ شَحْم، بمعنی چربی (ج شُحُوم) شَحَّام بمعنی چربی فروش اور رَجُلٌ لَحِيمٌ وَشَحِيمٌ بمعنی موٹا تازہ آدمی۔ شَحْمَة بمعنی چربی کا ٹکڑا۔ ارشاد باری ہے:

وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا (۶/۱۴۷) اور ہم نے ان (یہود) پر گایوں اور بکریوں سے ان کی چربی حرام کر دی تھی۔

۴۔ عِظَام، ہڈیاں (واحد عَظْم) اور عَظِيم کی جمع بھی عظام ہی آتی ہے) ارشاد باری ہے:

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ (۷۵/۳) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بوسیدہ) ہڈیاں اکٹھی نہ کر سکیں گے؟

۵۔ فَرْث: جو کچھ جانور کی اوجھری یا معدہ کے اندر ہوتا ہے اسے فَرْث کہتے ہیں (مف) فَرِثَ بمعنی شکم سیر ہونا۔ اور اَفْرَثَ الْكَرِشَ بمعنی اوجھر کو چیر کر اس سے گوبر نکالنا۔ (ج فروث) فرث کا اطلاق صرف اس لید یا گوبر پر ہوتا ہے جو ابھی پیٹ یا معدہ میں موجود ہو (مف) اور جب مقعد کے راستہ گوبر وغیرہ کی صورت میں نکل آئے تو فرث نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ